شیعہ اثنا عشری عقائد

فرقۂ امامیہ جعفریہ

۱۔ عصر حاضر میں شیعہ اثنا عشری فرقہ مسلمانوں کا ایک بڑا فرقہ ہے، جس کی کل تعداد مسلمانوں کے تقریباً ایک چوتھائی ہے۔ اور اس فرقہ کی تاریخی جڑیں صدر اسلام کے اس دن سے شروع ہوتی ہیں جس دن سورہ بینہ کی یہ آیت نازل ہوئی تھی: (اِنَ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰالِحٰاتِ اُوْلٰئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ[1]) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح انجام دیا وہی بہترین مخلوق ہیں، چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ علیؑ کے شانہ پر رکھا اس وقت اصحاب بھی وہاں موجود تھے، اور آپ نے فرمایا: ''یا عَلِیّ اَنْتَ وَ شِیْعَتُکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ''؛ اے علی! آپ اور آپ کے شیعہ بہترین مخلوق ہیں ۔ تفسیر طبری (جامع البیان) اسی وجہ سے یہ فرقہ ''جو امام جعفر صادقؑ کی فقہ میں ان کا پیرو ہونے کی بنا پر ان کی طرف منسوب ہے''شیعہ فرقہ کے نام سے مشہور ہوا ۔

۲۔ شیعہ فرقہ کثیر تعداد میں ایران، عراق، پاکستان اور ہندوستان میں زندگی بسر کرتا ہے، اسی طرح اس کی ایک بڑی تعداد خلیجی ممالک، ترکی، سوریا (شام)، لبنان، روس اور اس سے جدا ہونے والے جدید خود مختار ممالک میں موجود ہے، نیز یہ فرقہ یورپی ممالک جیسے انگلینڈ، جرمن، فرانس اور امریکہ، اسی طرح افریقی ممالک، اور مشرقی ایشیا میں بھی پھیلا ہوا ہے، ان مقامات پر ان کی اپنی مسجدیں اور علمی، ثقافتی اور سماجی مراکز بھی ہیں ۔

۳۔ اس فرقہ کے افراد اگرچہ مختلف ممالک، قوموں اور متعدد رنگ و نسل سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود اپنے دیگر مسلمان بھائیوں کے ساتھ بڑے پیار و محبت سے رہتے ہیں، اور تمام آسان یا مشکل میدانوں میں سچے دل اور اخلاص کے ساتھ ان کا تعاون کرتے ہیں، اور یہ سب اس فرمان خدا پر عمل کرتے ہوئے انجام دیتے ہیں: (اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ[2]) ''مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں''۔

---

[1] آیت نمبر ۷

[2] سورہ حجرات، آیت ۱۰

۴۔ پوری تاریخ اسلام میں دین خدا اور ملت اسلامیہ کے دفاع کے سلسلہ میں اس فرقہ کا ایک اہم اورواضح کردار رہا ہے، جیسے اس کی حکومتوں اور ریاستوں نے اسلامی ثقافت اور تمدن کی ہمیشہ خدمت کی ہے ، نیز اس فرقہ کے علماء اور دانشوروں نے اسلامی میراث کو غنی بنانے اور بچانے کے سلسلے میں مختلف علمی اور تجربی میدانوں میں جیسے تفسیر،حدیث، عقائد، فقہ،اصول، اخلاق، درایہ، رجال، فلسفہ،موعظہ، حکومت،سماجیات، زبان وادب،بلکہ طب اور فیزیکس کیمیا، ریاضیات، نجوم،اوراس کے علاوہ متعدد حیاتی علوم کے بارے میں لاکھوں کتابیں تحریر کرکے اس سلسلے میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے،بلکہ بہت سے علوم کے موجد دانشور تو اسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں.(دیکھیے: سید حسن صدر کی کتاب تاسیس الشیعۃ لعلوم الاسلام)

۵۔ شیعہ فرقہ معتقد ہے کہ خدا احد و صمد ہے،اس کا نہ کوئی باپ ہے نہ بیٹا،اور نہ اس کا کوئی کفو ہے اور نہ ہمسر ،اور اس سے جسمانیت ، مکان، زمان، جہت، تغیر ، حرکت، صعود ونزول وغیرہ جیسی صفات جو اس کی صفات کمال وجمال و جلال کے شایان شان نہیں ہیں،ان کی نفی کرتا ہے۔اور شیعہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں،اور حکم اور تشریع (شریعت کا قانون بنانا) صرف اسی کا کام ہے،اور ہر طرح کا شرک چاہے وہ خفی ہو یا جلی ایک عظیم ظلم اور ناقابل بخشش گناہ ہے ۔

اور شیعوں نے یہ عقائد، عقل محکم (سالم) سے حاصل کئے ہیں، جن کی تائید و تصدیق کتاب خدا اور سنت شریفہ سے بھی ہوتی ہے جو کہ اس کا مصدر ہے۔ اور شیعوں نے اپنے عقائد کے میدان میں ان احادیث پر تکیہ نہیں کیا ہے جن میں اسرائیلیات (جعلی توریت اور انجیل) اور مجوسیت کی گڑھی ہوئی باتیں خلط ملط ہیں، جنھوں نے اللہ کو بشر کے مانند مانا ہے،اوروہ اس کی تشبیہ مخلوق سے دیتے ہیں، یا پھر اس کی طرف ظلم و جور، اور لغو و بیہودہ جیسے کاموں کی نسبت دیتے ہیں ،حالانکہ اللہ تعالی ان تمام باتوں سے بالکل پاک و پاکیزہ ہے،یا یہ لوگ خدا کے علی الاطلاق پاک و پاکیزہ اور معصوم انبیاء کی طرف برائیوں اور قبیح باتوں کی نسبت دیتے ہیں ۔

٦۔ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا عادل اور حکیم ہے ،اور اس نے عدل و حکمت سے خلق کیا ، چاہے وہ انسان ہو یا حیوان،جمادات ہویا نباتات، زمین ہو یاآسمان ، اس نے کوئی شئی عبث خلق نہیں کی ہے،کیونکہ عبث (فضول یا بیکار ہونا) نہ صرف اس کے عدل و حکمت کے مخالف ہے ،بلکہ اس کی اس الوہیت کے بھی مخالف ہے جس کا لازمہ یہ ہے کہ خداوند متعال کے لئے تمام کمالات کا اثبات کیا جائے ،اور اس سے ہر قسم کے نقص کی نفی کی جائے ۔

۷۔ شیعہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا وند متعال نے عدل و حکمت کے ساتھ ابتدائے خلقت سے ہی اس کی طرف انبیاء و مرسلین کو معصوم بنا کر بھیجا ،اور پھر انھیں وسیع علم سے آراستہ کیاجو وحی کے ذریعہ اللہ کی جانب سے انھیں عطا کیا گیا ،اور یہ سب کچھ نوع بشر کی ہدایت اور اسے اس کے گمشدہ کمال تک پہنچانے کیلئے تھا تاکہ اس کے ذریعہ اسے ایسی اطاعت کی طرف بھی راہنمائی ہوجائے جو اسے جنتی بنانے کے ساتھ ساتھ پروردگار کی خوشنودی اور اس کی رحمت کا مستحق قرار دے،اوران انبیاء و مرسلین کے درمیان آدم ،نوح ، ابراہیم ، عیسی، موسی اور حضرت محمد مصطفیؐ سب سے مشہور ہیں ، جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے، یا جن کے اسماء گرامی اور دیگر حالات احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

۸ ۔ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ جو شخص اللہ کی اطاعت کرے ، اس کے احکام کو نافذ کرے ، اور زندگی کے ہر شعبہ میں اس کے قوانین پر عمل کرے وہ نجات یافتہ اور کامیاب ہے ، اور وہی مستحق مدح و ثواب ہے ، اور جس نے خدا کی نافرمانی کی ، وہ مستحق مذمت اور ہلاک ہونے اور گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہے ۔ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ثواب و عقاب ملنے کی جگہ روز قیامت ہے جس دن حساب و کتاب ، میزان اور جنت و دوزخ سب کے سامنے ہوں گی،اور یہ سب کچھ قبراور برزخ کے بعد ہوگا ۔ شیعوں کا عقیدۂ خاتمیت اور

امتیازات

۹۔ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انبیاء ومرسلین کی آخری فرد اور ان سب سے افضل نبی حضرت محمدؐ بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں جنھیں خداوند متعال نے ہر خطا اور لغزش سے محفوظ رکھا اور ہر گناہ صغیرہ و کبیرہ سے معصوم قرار دیا چاہے وہ قبل بعثت ہویا بعد بعثت

،چاہے تبلیغ کا مرحلہ ہو یا تبلیغ کے علاوہ کوئی اور کام ہو،اور ان پر قرآن کریم نازل کیا ،تاکہ وہ حیات بشری کیلئے ایک دائمی دستور العمل قرار پائے،پس رسول اسلام نے رسالت کی تبلیغ کی اور صداقت و اخلاص کے ساتھ لوگوں تک امانت کو پہنچا دیا ۔

۱۰۔ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے حضرت علیؑ کو تمام مسلمانوں کی رہبری کیلئے اپنا خلیفہ اور لوگوں کے لئے امام منصوب کیا ،تاکہ علی،ان کی سیاسی قیادت اور فکری راہنمائی اور ان کی مشکلوں کو حل کریں ،نیزان کے نفوس کا تزکیہ اور ان کی تربیت کریں،اور یہ سب خدا کے حکم سے مقام غدیر خم میں رُسول کی حیات کے آخری حج کے بعد،ان مسلمان حاجیوں کے جم غفیر میں انجام پایا جو آپ کے ساتھ حج کرکے واپس آرہے تھے، جن کی تعداد بعض روایات ایک لاکھ بتاتی ہیں،اور اس مناسبت سے متعدد آیتیں نازل ہوئیں ۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی،کے ہاتھوں پر لوگوں سے بیعت طلب کی، چنانچہ تمام لوگوں نے علی،کی بیعت کی اور ان بیعت کرنے والوں میں سب کے آگے مہاجرین و انصار کے بزرگ اور مشہور صحابہ تھے،مزید تفصیل کے ا۔ شیعۂامامیہ اس بات کے پابند ہیں کہ جب پیغمبرؐ کا ذکر ہوتو درود و سلام کے وقت ان کی آل کا بھی ذکر کرتے ہیں،چونکہ اس بات کا حکم پیغمبرؐ نے دیا ہے جیسا کہ صحاح ستہ کی بعض کتب میں اور دوسری کتابوں میں ذکر ہوا ہے۔لئے دیکھیے: کتاب ''الغدیر''،جس میں علامہ امینی نے مسلمانوں کے تفسیری اور تاریخی منابع و مآخذ سے اس واقعہ کو نقل کیا ہے۔

۱۱۔ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ چونکہ ۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد۔امام کی ذمہ داری وہی ہے جو نبی کی ہوتی ہے جیسے امت کی قیادت و ہدایت، تعلیم و تربیت، احکام کی وضاحت اوران کی سخت فکری مشکلات کا حل کرنا ،نیز سماجی اہم امور کا حل کرنا،لہذا یہ ضروری ہے کہ امام اور خلیفہ ایسا ہو کہ لوگ اس پر بھروسہ اور اعتبار کرتے ہوں،تاکہ وہ امت کو امن و امان کے ساحل تک پہنچا سکے،پس امام تمام صلاحیتوں اور صفات میں نبی جیسا ہونا چاہیے، (جیسے عصمت اور وسیع علم) کیونکہ وحی اور نبوت کے علاوہ امام کے فرائض

بھی نبی کی طرح ہوتے ہیں، کیونکہ حضرت محمد بن عبداللہؐ پر نبوت ختم ہوگئی، آپ ہی خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں، نیز آپ کا دین خاتم الادیان، اور آپ کی شریعت خاتم الشرائع اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ہے، (شیعوں کے پاس اس سلسلہ میں بھی متعدد اور متنوع ضخیم اور فکری واستدلالی کتابیں موجود ہیں)

۱۲۔ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ امت کو سیدھی راہ پر چلانے والے معصوم قائد اور ولی کی ضرورت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ رسولؐ کے بعد امامت اور خلافت کا منصب صرف علیؑ پر ہی نہ رک جائے، بلکہ قیادت کے اس سلسلہ کو طویل مدت تک قائم رہنا ضروری ہے، تاکہ اسلام کی جڑیں مضبوط اور اس کی بنیادیں محفوظ ہوجائیں ۔

۱۳۔ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی اکرم حضرت محمد مصطفی ﷺ نے اسی سبب اور اسی بلند حکمت کی بنا پر اللہ کے حکم کی بنا پر علیؑ کے بعد گیارہ امام معین فرمائے، لہٰذا حضرت علیؑ کو ملاکر کل بارہ امام ہیں، جیسا کہ ان کی تعداد کے بارے میں نبیؐ اکرم کی حدیثوں میں اشارہ ہے کہ ان سب کا تعلق قبیلۂ قریش سے ہوگا، جیساکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مختلف الفاظ کے ساتھ اس مطلب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، البتہ ان کے اسماء اور خصوصیات کا تذکرہ نہیں ہے۔ ''۔عن رسول اللہ ؐان الدین لایزال ماضیاً قائماً عزیزاً منیعاً ماکان فیھم اثنا عشر امیراً او خلیفۃ کلھم من قریش''، بخاری اور مسلم دونوں نے رسول خداؐ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: بیشک دین اسلام اس وقت تک غالب، قائم اور مضبوط رہے گا جب تک اس میں بارہ امیر یا بارہ خلیفہ رہیں گے، یہ سب قریش سے ہوں گے۔ (بعض نسخوں میں بنی ہاشم بھی آیا ہے، اور صحاح ستہ کے علاوہ فضائل و مناقب و شعر و ادب کی کتب میں ان حضرات کے اسماء بھی مذکور ہیں) یہ احادیث اگر چہ ائمہ اثنا عشر (جوکہ علی علیہ السلام اوران کی گیارہ اولاد علیھم السلام ہیں) کے بارے میں نص نہیں ہیں لیکن یہ تعداد شیعوں کے عقیدہ پر منطبق ہوتی ہے، اور اس کی کوئی تفسیر نہیں ہوسکتی مگر صرف وہی جو شیعہ کہتے ہیں، (دیکھیے، خلفاء النبی، مؤلفہ حائری بحرانی)

۱۴۔ شیعوں کا جعفری فرقہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ائمہ اثنا عشر (بارہ اماموں) سے مراد حضرت علی ابن ابیطالبؑ جو رسول کے چچا زاد بھائی اور آپ کی بیٹی فاطمہ زہراء کے شوہر ہیں۔ اور حسنؑ اور حسینؑ ہیں (جو علیؑ و فاطمہؑ کے بیٹے اور سبط رسول اسلامؐ ہیں) زین العابدین علی بن الحسینؑ (السجاد) ۔ ان کے بعد : امام محمد بن علیؑ (الباقر)

امام جعفر بن محمد (الصادق)

امام موسی بن جعفرؑ (الکاظم)

امام علی بن موسیٰؑ (الرضا)

امام محمد بن علیؑ (الجواد التقی)

امام علی بن محمدؑ (الہادی)

امام حسن بن علیؑ (العسکری)

امام محمد بن الحسنؑ (المہدی الموعود المنتظر) ہیں۔

یہی وہ اہل بیتؑ ہیں جنھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحکم خدا، امت اسلامیہ کا قائد قرار دیا، کیونکہ یہ حضرات تمام خطاؤں اور گناہوں سے پاک اور معصوم ہیں، یہی حضرات اپنے جد کے وسیع علم کے وارث ہیں، ان کی مودت اور پیروی کا حکم دیا گیا ہے، جیسا کہ خدا نے ارشاد فرمایا : (قُلْ لَاأَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْراً اِلَّاالْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبیٰ[1]) ''اے رسول ! آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا علاوہ اس کے کہ میرے اقربا سے محبت کرو''۔ (یَااَیُّہَاالَّذِیْنَ آمَنُوْااتَّقُوْااللّٰہَ وَکُوْنُوْامَعَ الصَّادِقِیْنَ[2]) ''اے ایماندارو!

[1] سورۂشوری ، آیت ۲۳
[2] سورۂتوبہ ، آیت ۱۱۹

تقوی اختیار کروا ور سچوں کے ساتھ ہوجاؤ ''۔ (دیکھیے: کتب حدیث و تفسیر، اور فضائل میں فریقین کے نزدیک جو صحیح اور دوسری کتابیں ہیں)

۱۵۔ شیعہ اثنا عشری عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ ائمہ اطہارؑ وہ ہیں جن کے دامن پر تاریخ نہ کوئی لغزش لکھ سکی اور نہ کسی خطا کو ثابت کر پائی، نہ قول میں اور نہ عمل میں، انھوں نے اپنے وافر علوم کے ذریعہ امت مسلمہ کی خدمت کی ہے، اور اپنی عمیق معرفت، سالم اور عمیق فکر کے ذریعہ، عقیدہ و شریعت، اخلاق و آداب، تفسیر و تاریخ اور مستقبل کے لائحہ عمل کو صحیح جہت عطا کی ہے، اور ہر میدان میں اسلامی ثقافت کو محفوظ کردیا ہے جیسے انھوں نے اپنے قول اور عمل کے ذریعہ، چند ایسے منفرد اور ممتاز، نیک سیرت اور پاک کردار مردوں اور عورتوں کی تربیت کی ہے، جن کے فضل و علم، اور حسن سیرت کے سبھی قائل ہیں۔

اور شیعہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اگرچہ (یہ بہت افسوس کا مقام ہے کہ) امت اسلامیہ نے ان کو سیاسی قیادت سے دور رکھا، لیکن انھوں نے پھر بھی عقائد کے اصول اور شریعت کے قواعد و احکام کی حفاظت کرکے اپنی فکری اور اجتماعی ذمہ داری بہترین طور سے ادا کی ہے ۔ چنانچہ ملت مسلمہ اگر انھیں سیاسی قیادت کا موقع دیتی جسے رسول اسلامؐ نے خدا کے حکم سے ان کو سونپا تھا، تو یقیناً اسلامی امت سعادت و عزت اور مکمل عظمت حاصل کرتی، اور یہ امت متحد رہتی، اور کسی طرح کا اختلاف، نزاع، لڑائی، جھگڑا، قتل و غارت اور ذلت و رسوائی نہ دیکھنا پڑتی ۔ (اس سلسلہ میں دیکھئے: اسد حیدر صاحب کی کتاب ''الامام الصادق والمذاہب الاربعۃ''

۱۶۔ شیعہ، امام مہدی منتظرؑ کے وجود کا عقیدہ رکھتے ہیں، کیونکہ اس بارے میں رسول اسلامؐ سے کثیر روایات نقل ہوئی ہیں کہ وہ اولاد فاطمہؑ سے ہوں گے، اور امام حسینؑ کے نویں فرزند، کیونکہ امام حسینؑ کے آٹھویں فرزند (آٹھویں پشت سے) امام حسن عسکریؑ ہیں جن کی وفات ۲۶۰ھ میں ہوئی، اور آپ کو خدا نے صرف ایک بیٹا عنایت کیا تھا جس کا نام ''محمد'' تھا چنانچہ آپ ہی امام مہدیؑ ہیں جن کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ کو مؤثق مسلمانوں نے دیکھا ہے، اور آپ کی ولادت، خصوصیات اور امامت نیز آپ کی

[1] صحاح اور ان کے علاوہ فریقین کی دوسری کتابوں میں بیان ہوا ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''سیظہرفی آخرالزمان رجل من ذریتی اسمہ اسمی، وکنیتہ کنیتی،یملأ الارض عدلاًوقسطاً کماملئت ظلماًوجوراً. ''

امامت پر آپ کے والد کی طرف سے نص کی خبر دی ہے، آپ اپنی ولادت کے پانچ سال بعد لوگوں کی نظروں سے غائب ہوگئے، کیونکہ دشمنوں نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کرلیا تھا، لیکن خداوند متعال نے آپ کو اس لئے ذخیرہ کر رکھا ہے تاکہ آخری زمانے میں عدل و انصاف پر مبنی اسلامی حکومت قائم کریں، اور زمین کو ظلم و فساد سے پاک کر دیں بعد اس کے کہ وہ اس سے بھری ہوئی ہوگی ۔

اور یہ کوئی عجیب و غریب بات نہیں کہ آپ کی عمر اس قدر طولانی کیسے ہوگئی؟ کیونکہ قرآن مجید اس وقت بھی حضرت عیسیٰؑ کے زندہ ہونے کی خبر دے رہا ہے، جبکہ ان کی ولادت کو اس وقت ۲۰۰۵ سال ہوئے چاہتے ہیں، اسی طرح حضرت نوحؑ اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال زندہ رہے اور اپنی قوم کو اللہ کی طرف دعوت دیتے رہے، اور حضرتؑ خضر بھی ابھی تک موجود ہیں ۔ اہل سنت کے جلیل القدر علماء کی ایک بڑی جماعت حضرت امام مہدی (عج)

۱۷۔ شیعہ نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، اپنے مال سے زکوٰۃ اور خمس ادا کرتے ہیں، مکۂ مکرمہ جاکر ایک بار بطور واجب حج بیت اللہ الحرام کرتے ہیں، اس کے علاوہ بھی مستحب عمرہ و حج ادا کرتے رہتے ہیں، نیکیوں کی طرف دعوت دیتے ہیں، اور برائیوں سے روکتے ہیں، اولیائے خدا و رسولؐ سے محبت کرتے ہیں، اور خدا و رسولؐ کے دشمنوں سے دشمنی کرتے ہیں، اللہ کی راہ میں ہر اس کافر و مشرک سے جہاد کرتے ہیں جو اسلام کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہو، اور ہر اس حاکم سے جنگ کرتے ہیں، جو قہر و غلبہ کے ذریعہ امت مسلمہ پر مسلط ہوگیا ہے، اور دین اسلام (جوکہ دین حنیف ہے) کی موافقت کرتے ہوئے تمام اقتصادی، سماجی اور گھریلو کاموں میں مصروف رہتے ہیں، جیسے تجارت، اجارہ، نکاح، طلاق، میراث، تربیت و پرورش، رضاعت اور حجاب وغیرہ ۔ اور ان سب چیزوں کے احکام کو اجتہاد کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں، جنھیں متقی اور پرہیزگار علماء، کتاب، صحیح سنت اور اہل بیتؑ سے ثابت شدہ احادیث عقل اور اجماع کے ذریعہ استنباط کرتے ہیں ۔

کی ولادت اوران کے وجود کی قائل ہے، اور انھوں نے ان کے اوصاف و والدین کے نام کا ذکر کیا ہے ، مثلاً: عبد المؤمن شبلنجی نے اپنی کتاب ''نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار '' میں۔

۱۸۔ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تمام یومیہ فرائض کے اوقات معین ہیں، اور یومیہ نماز کے لئے پانچ وقت ہیں : فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء، اور افضل یہ ہے کہ ہر نماز کو اس کے مخصوص وقت میں پڑھا جائے، مگر یہ کہ نماز ظہر و عصر اور نماز مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا جا سکتا ہے، کیونکہ رسول خداؐ نے کسی عذر، مرض، بارش اور سفر کے بغیر ان نمازوں کو ایک ساتھ پڑھا تھا، جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ میں نقل ہوا ہے، اور یہ امت مسلمہ کی سہولت کیلئے کیا گیا ہے خاص طور سے ہمارے زمانہ میں ایک فطری اور عام بات ہے ۔

۱۹۔ شیعہ بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح اذان دیتے ہیں، البتہ جب جملۂ ''حی علی الفلاح'' آتا ہے تو اس کے بعد جملۂ ''حی علی خیر العمل''، بھی کہتے ہیں، کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یہ جملہ اذان میں کہا جاتا تھا، لیکن حضرت عمر نے اپنے اجتہاد کی بنا پر بعد میں حذف کر دیا ۔

البتہ شیعہ حضرات جو ''اشہد ان محمداً رسول اللہ'' کے بعد ''اشہد ان علیاً ولی اللہ'' کہتے ہیں تو یہ ان روایات کی بنا پر ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیتؑ سے نقل ہوئیہیں، جن میں یہ تصریح موجود ہے کہ محمدؐ رسول اللہ کہیں ذکر نہیں ہوا یا باب جنت پر نہیں لکھا گیا مگر اس کے ساتھ علی ولی اللہ ضرور تھا، اور یہ جملہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ شیعہ علیؑ کو نبی بھی نہیں سمجھتے چہ جائیکہ (نعوذ باللہ) وہ آپ کی ربوبیت اور الوہیت کا عقیدہ رکھتے ہوں، لہٰذا توحید و رسالت کی شہادت کے بعد تیسری شہادت (علی ولی اللہ) کہنا جائز ہے، اس امید پر کہ یہ بھی مطلوب پروردگار ہو، البتہ اس کو جزاور وجوب کے قصد سے انجام نہ دیا جائے، یہی اکثر شیعہ علماء کا فتوی ہے۔

۲۰۔ شیعہ زمین اور مٹی یا کنکر اور پتھریا زمین کے اجزااور نباتات وغیرہ پر سجدہ کرتے ہیں، دری، قالین یا چادر، کپڑے اور کھائی جانے والی چیزوں اور زیورات پر سجدہ نہیں ہوتا، کیونکہ اس سلسلہ میں کثیر تعداد میں شیعہ او رسنی کتابوں میں روایتیں بیان ہوئی ہیں، البتہ اس مٹی کو پاک ہونا چاہیے، اسی طہارت کی تاکید کی بنا پر شیعہ لوگ اپنے ساتھ مٹی کا پاک ڈھیلا (جیسے سجدہ گاہ وغیرہ) رکھتے ہیں، اسی

طرح شیعہ نماز میں اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہیں رکھتے، کیونکہ رسول اسلامؐ نے نماز میں یہ کام انجام نہیں دیا ،اور یہ بات قطعی نص صریح سے ثابت نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ سنی مالکی حضرات بھی یہ فعل انجام نہیں دیتے ہیں۔

۲۱۔ شیعہ فرقہ وضو میں دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سے انگلیوں کے سرے تک اوپر کی جانب سے دھوتے ہیں، اوراس کے برخلاف نہیں کرتے، کیونکہ یہ طریقہ انھوں نے اپنے ائمہ اہلبیتؑ سے اخذ کیا ہے، اور ائمہؑ نے اس کو رسول خداؐ سے اخذ کیا ہے، اور اہل بیتؑ اپنے جد کی باتوں کو دوسروں سے بہتر طریقہ سے جانتے ہیں کہ ان کے جد یہ کام کیسے کیا کرتے تھے، جیساکہ رسول خدا ﷺ بھی اسی طرح انجام دیتے تھے۔ اسی طرح یہ لوگ اپنے پیروں اور سروں کو دھونے کے بجائے ان کا مسح کرتے ہیں، جس کا سبب ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔

۲۲۔ شیعہ زنا، لواط، سود خوری، نفس محترمہ کا قتل، شراب نوشی، جوا، بلوا وبغاوت، مکروفریب، دھوکا دھڑی، ذخیرہ اندوزی، ناپ تول میں کمی کرنا، غصب، چوری، خیانت، کینہ و کھوٹ، رقص و غنا، اتہام، بہتان، تہمت، چغل خوری، فساد پھیلانا، مومن کواذیت دینا، غیبت کرنا، گالی گلوچ، کذب و بہتان اور ان کے علاوہ تمام گناہان کبیرہ و صغیرہ کو حرام جانتے ہیں، اور ہمیشہ ان گناہوں سے دور رہتے ہیں اور حتی الامکان ان سے اجتناب کی کوشش کرتے ہیں۔

۲۳۔ شیعہ نبی اکرم ﷺ، اہل بیتؑ اور آپ کی پاک ذریت جو جنت البقیع اور مدینہ منورہ میں مدفون ہیں ان کی قبروں کا احترام کرتے ہیں، جن میں امام حسن مجتبیٰ، امام زین العابدین، امام محمد باقر، اور امام جعفر صادق علیہم السلام ہیں۔ نجف اشرف میں امام علیؑ کا مرقد ہے، اور کربلا میں امام حسینؑ اور آپ کے بھائی، آپ کی اولاد اور آپ کے چچا کی اولاد اور آپ کے اصحاب و انصار (جو آپ کے ساتھ روز عاشورہ شہید ہوئے تھے) کی قبریں ہیں۔ اور سامرہ میں امام ہادیؑ (علیؑ نقی)، امام حسن عسکریؑ کے روضے ہیں، اور کاظمین میں امام جوادؑ اور امام کاظمؑ کے مراقد جو سب کے سب عراق میں ہیں، اور ایران کے شہر مشہد میں امام رضاؑ کا مرقد

ہے ،بہر حال ان تمام روضوں اور مقبروں کا احترام کرنا رسول کے پاس و لحاظ کی بنا پر ہے، کیونکہ ہر شخص اپنی اولاد کے ذریعہ زندہ رہتا ہے، اور کسی کی اولاد کا احترام کرنا خود اس کا احترام کرنے کے برابر ہے، جیسا کہ قرآن کریم نے آل عمران، آل یٰسین، آل ابراہیم اور آل یعقوب، کی مدح فرمائی ہے، اور ان کی قدر و منزلت کو بلند قرار دیا ہے حالانکہ ان میں سے بعض انبیاء بھی نہیں تھے، جیسا کہ فرمایا: (ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِن بَعْضٍ[1]) ''یہ ایک نسل ہے جس میں ایک کا سلسلہ ایک سے ہے''۔

۲۴۔ شیعہ رسول اکرمؐ اور ان کی آل پاک سے شفاعت طلب کرتے ہیں، اور ان کو خدا کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی مغفرت، طلب حاجات، اور مریضوں کی شفایابی کیلئے، وسیلہ قرر دیتے ہیں، کیونکہ قرآن مجید نے اس بات کو نہ صرف یہ کہ بہتر قرار دیا ہے، بلکہ اس نے اس کی طرف واضح انداز میں دعوت بھی دی ہے: (وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا[2]) ''اور کاش جب ان لوگوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تھا تو آپ کے پاس آتے اور خود بھی اپنے گناہوں کے ؤے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے حق میں استغفار کرتا تو یہ خدا کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پاتے''۔ اور فرمایا: (وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ[3]) ''اور عنقریب تمھارا پروردگار تمھیں اس قدر عطا کرے گا کہ تم خوش ہوجاؤ''. اس آیت سے مراد مقام شفاعت ہے ۔ یہ بات کیسے معقول ہے کہ ایک جانب رسوؐل اکرم کو خدا گنہگاروں کی شفاعت کیلئے مقام شفاعت اور صاحبان حاجات کیلئے مقام وسیلہ عنایت فرما دے اور دوسری طرف لوگوں کو منع فرمائے کہ ان سے شفاعت طلب نہ کریں؟! یا نبی اکرمؐ پر حرام قرار دیدے کہ آپ اس مقام سے کوئی استفادہ نہ کریں؟ !اور کوئی یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ نبی اور ائمہ ؑ مر چکے ہیں لہٰذا ان سے دعا طلب کرنا مفید نہیں؟ کیونکہ انبیاء اور خاصان خدا زندہ رہتے ہیں خاص طور سے حضرت محمد مصطفی ﷺ جن کے بارے میں خدا نے یہ ارشاد فرمایا: (وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا[4]) ''اور تحویل قبلہ

[1] آل عمران، آیت ۳۴
[2] سورۂ نساء ,۶۴
[3] ضحی ,۵،
[4] سورۂ بقرہ ، آیت۱۴۳)

کی طرح ہم نے تم کو درمیانی امت قرار دیا ہے، تاکہ تم لوگوں کے اعمال کے گواہ رہو اور پیغمبر تمھارے اعمال کے گواہ رہیں ''۔
اس آیت میں '' شہیداً '' کے معنی شاہد اور گواہ ہیں ۔

۲۵۔ جعفری شیعہ نبیؐ اور ائمہ اہلبیتؑ کی ولادت پر محفل اور خوشی کے پروگرام کرتے ہیں، اور ان کی وفات پر ماتم و عزا کرتے ہیں، اور ان پروگراموں میں ان کے فضائل و مناقب اور ان کی ہدایت بخش سیرت و کردار کا ذکر کرتے ہیں۔

۲۶۔ جعفری شیعہ ایسی کتابوں سے استفادہ کرتے ہیں جو احادیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت عصمت و طہارت کی روایات پر مشتمل ہیں، جیسے '' الکافی '' مؤلفہ ثقۃ الاسلام شیخ کلینی، ''من لا یحضرہ الفقیہ '' مؤلفہ شیخ صدوق، ''الاستبصار '' اور ''تہذیب '' مؤلفہ شیخ طوسی، ان کے یہاں یہ احادیث کی اہم کتابیں ہیں۔ یہ کتابیں اگرچہ صحیح احادیث پر مشتمل ہیں، لیکن نہ ان کے مؤلفین و مصنفین اور نہ ہی شیعہ فرقہ ان تمام احادیث کو صحیح قرار دیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ شیعہ فقہاء ان کی تمام احادیث کو صحیح نہیں جانتے، بلکہ وہ انہی احادیث کو قبول کرتے ہیں جو ان کے نزدیک شرائط صحت پر کھری اترتی ہوں، جو علم درایہ، رجال اور قوانین حدیث پر پوری نہیں اترتی ہیں ان کو ترک کردیتے ہیں ۔

۲۷۔ اسی طریقہ سے شیعہ (عقائد ، فقہ اور دعا و اخلاق کے سلسلہ میں) دوسری کتابوں سے استفادہ کرتے ہیں ، جن میں ائمہؑ سے مختلف قسم کی حدیثیں نقل کی گئی ہیں ، جیسے نہج البلاغہ ، جسے سید رضیؒ نے تالیف کی ہے ، اور اس میں امام علیؑ کے خطبے ، خطوط ، اور حکمت آمیز مختصر کلمات موجود ہیں ، اور اسی طرح امام زین العابدین علی بن الحسین کا ''رسالۂ حقوق '' اور ''صحیفۂ سجادیہ''۔

۲۸۔ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسلمانوں کو دور قدیم و جدید میں جن مشکلات اور جانی یا مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے، وہ صرف ان دو چیزوں کا نتیجہ ہیں : ا۔اہل بیت ۲۲۲ کو بھلا دینا جبکہ وہ در حقیقت قیادت کی لیاقت اور صلاحیت رکھتے تھے، اسی طرح ان کے ارشادات و تعلیمات کو بھلا دینا، بالخصوص قرآن مجید کی تفسیر ان سے ہٹ کر بیان کرنا ۔

۲۔ اسلامی فرقوں اور مذاہب کے درمیان اختلاف، تفرقہ، اور لڑائی، جھگڑے ۔ یہی وجہ ہے کہ شیعہ فرقہ ہمیشہ ملت اسلامیہ کی صفوں کے درمیان وحدت قائم کرنے کی دعوت دیتا رہا ہے، اور تمام لوگوں کی طرف پیار و دوستی اور بھائی چارگی کا ہاتھ بڑھاتا ہے۔

۲۹۔ جعفری شیعہ کے بزرگ علماء تمام اسلامی مختلف مذاہب کے علماء کے درمیان مختلف موضوعات میں گفتگو اور تبادلۂ خیال کی ضرورت پر زور دیتے ہیں، اور جعفری شیعہ کسی بھی مسلمان کو کافر نہیں کہتا، کیونکہ شیعوں کا فقہی مسئلہ اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ کافر وہ ہوتا ہے جس کے کفر پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہو، شیعہ (بعض اوقات، نہ ہمیشہ) تقیہ کرتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے مذہب اور عقیدہ کو (کسی سبب کی بناپر) پوشیدہ کیا جائے، اور یہ تقیہ قرآنی آیات کے مطابق ایک جائز امر ہے، اور اس پر تمام اسلامی مذاہب عمل کرتے ہیں البتہ جب کسی دشمن کے درمیان پھنس جائے(اور اظہار عقیدہ کی صورت میں یقینی طور پر خطرہ موجود ہو) تو تقیہ کیا جاسکتا ہے، اور یہ دو سبب کی بنا پر ہوتا ہے : ۱۔ اپنی جان کی حفاظت کی خاطر تاکہ اس کا خون رائگاں نہ بہہ جائے ۔

۲۔ وحدت مسلمین باقی رہے، اور ان کے درمیان اختلاف و افتراق پیدا نہ ہو۔

۳۰۔ شیعہ فرقہ عقیدہ رکھتا ہے کہ مسلمانوں کا حق یہ ہے کہ ان اسلامی حکومتوں سے فائدہ اٹھائیں، جو کتاب و سنت کے مطابق عمل کرتی ہیں، اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں ، اور دوسری حکومتوں سے مناسب اور مسالمت انداز میں رابطہ قائم کرتی ہیں، اوراپنی سرحدوں کی حفاظت کرتی ہیں، نیز مسلمانوں کے ثقافتی، اقتصادی اور سیاسی استقلال کیلئے کوشاں رہتی ہیں، تاکہ مسلمان باعزت رہ سکیں، جیسا کہ ان کے لئے چاہتا ہے جیسا کہ فرمایا : (وللہ العِزَّۃُ ولِرَسُولِہِ وَلِلمُؤمِنِین[1]) '' اور عزت صرف خدا اور اس کے رسول اور مومنین کیلئے ہے ''۔

والحمد للہ رب العالمین

[1] سورۂ منافقون ۸،